بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 26 اگست 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کے شام کی طرف بھیجے ہوئے تین لشکروں کا ذکر گذشتہ خطبے میں ہو چکا ہے۔ چوتھا لشکر حضرت ابو بکرؓ کی خواہش پر حضرت عمرو بن عاصؓ کی قیادت میں شام کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت ابو بکرؓ نے لشکر کی روانگی کے وقت حضرت عمرو بن عاصؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم رائے اور تجربے کے مالک ہو اور جنگی بصیرت رکھتے ہو۔ تمہارے ساتھ تمہاری قوم کے اشراف اور مسلم صلحاء ہیں اور تم اپنے بھائیوں سے ملو گے لہٰذا ان کی خیر خواہی میں کوتاہی نہ کرنا اور اُن کے اچھے مشورے کو نہ روکنا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے عرض کیا کہ کتنا بہتر ہے کہ میں آپؓ کے گمان کو سچ کر دکھاؤں۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے لشکر کی تعداد چھ سات ہزار کے درمیان تھی جبکہ ان کی منزل مقصود فلسطین تھی۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے ایک ہزار مجاہدین کا لشکر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی سربراہی میں روم کی طرف روانہ کیا جس نے رومیوں کی طاقت کو پارہ پارہ کر کے شکست دی اور فتح حاصل کی۔ اس جنگ میں پکڑے گئے قیدیوں سے پوچھ گچھ پر حضرت عمرو بن عاصؓ کو علم ہوا کہ رومی فوج مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے کی تیاری میں ہے۔ اس پر حضرت عمرو بن عاصؓ نے اپنا لشکر منظم کیا اور جب رومیوں نے حملہ کیا تو اُن کو پسپا ہو کر واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ بعد ازاں رومیوں پر جوابی حملہ کر کے اُن کی قوت کو تباہ کر دیا۔ رومی فوج نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کیا۔ اسلامی فوج نے اُن کا پیچھا کیا۔ دشمن کے ہزاروں فوجی مارے گئے جس پر یہ معرکہ ختم ہوا۔

ان لشکروں میں ایک ہزار سے زائد مہاجر اور انصار صحابہ شامل تھے جنہوں نے ابتدائے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش لڑائیوں میں حصہ لیا تھا۔ ان میں وہ اہل بدر بھی شامل تھے جن کے لیے آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی تھی کہ آج اگر تُو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو آئندہ پھر کبھی زمین پر تیری پرستش نہیں کی جائے گی۔ اس وجہ سے حضرت ابو بکرؓ کو کامل امید تھی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے بھیجے ہوئے لشکروں کو رومیوں پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

حضرت ابو بکرؓ نے سات سو افراد پر مشتمل ایک اور لشکر حضرت سعید بن عامرؓ کی قیادت میں جہاد شام کے لیے روانہ کیا۔ حضرت بلالؓ نے اس لشکر میں شامل ہونے کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اے بلال! مَیں تمہیں صرف اذان کے لیے چاہتا ہوں اور مجھے تمہاری جدائی سے وحشت محسوس ہوتی ہے لیکن ایسی جدائی ضروری ہے جس کے بعد قیامت تک ملاقات نہ ہو گی۔ تم عمل صالحہ کرتے رہنا یہ دنیا سے تمہارا زادِ راہ ہو اور جب تم زندہ رہو گے اللہ تمہارا ذکر باقی رکھے گا اور جب وفات پاؤ گے تو اس کا بہترین ثواب عطا کرے گا۔ حضرت بلالؓ نے کہا کہ اللہ آپؓ کو جزائے خیر عطا کرے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اذان دینا نہیں چاہتا اور اس کے بعد حضرت بلالؓ بھی حضرت سعید بن عامرؓ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

حضرت ابو بکرؓ نے اس کے بعد حضرت معاویہؓ کے ساتھ بھی لوگ جمع کر کے حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کی طرف روانہ کیے۔

جہادی وفود کا مدینہ میں آنے کا سلسلہ جاری رہا اور حضرت ابو بکرؓ انہیں مہمات پر روانہ کرتے رہتے۔ حضرت ابو عبیدہؓ کے مسلسل خطوط کی بنا پر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو شام بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اُس وقت عراق میں تھے جب حضرت ابو بکرؓ نے اُنہیں شام جا کر اسلامی افواج کی امارت سنبھالنے کا حکم دیا، حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق میں قیام کیا جبکہ بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے قناۃ بُصریٰ میں قیام کیا۔ یہاں کے لوگوں نے مسلمانوں سے اپنی جانوں کے امان، حفاظت اور جزیہ کی ادائیگی پر صلح کر لی۔

حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کو ساتھ لے کر حضرت عمرو بن عاصؓ کی مدد کے لیے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے۔ رومی مسلمانوں کی افواج کی آمد سن کر اجنادین کی طرف ہٹ گئے۔ دونوں طرف کے تمام لشکر اجنادین میں جمع ہو گئے۔ ہرقل نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو واپس جانے کی صورت میں مختلف تحفے اور تحائف دینے کی پیشکش کی لیکن حضرت خالدؓ نے یہ پیشکش انتہائی حقارت سے ٹھکرا دی۔ حضرت خالدؓ نے اپنے لشکر کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے جہاد کی ترغیب دی اور مسلمان عورتوں کو لشکر کے پیچھے رہ کر اللہ کو پکارنے اور فریاد کرنے کا حکم دیا۔ دونوں طرف کی افواج میں شدید لڑائی ہوئی۔ رومیوں کے سردار قتل کیے گئے۔ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ اس فتح کی اطلاع کے وقت مرض الموت میں مبتلا تھے لیکن فتح کی خبر سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مسلمانوں کی مدد کی اور اس نے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اجنادین کی جنگ کے بارے میں ابہام ہے کہ یہ شاید حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوئی تھی لیکن ہماری تحقیق کے مطابق غالب امکان یہی ہے کہ اجنادین کی جنگ دو مرتبہ ہوئی ہو۔ پہلی مرتبہ حضرت ابو بکرؓ کے دَور خلافت میں اور دوسری بار حضرت عمرؓ کے دَور خلافت میں ہوئی۔ بہر حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ فتح دمشق کی تفصیلات انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞